منشور رسولان ہمہ محتاج سخا تم | باخاتم و معجزہ منشور محمدؐ | توریت باتوریہ انجیل بانجیل | کریان صفت سیرت مبرہ محمدؐ

نمبر ۱ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جلد ۳

اشتہار

گوناگون تحمید اوس خدای واحد کو لائق ہی جو تثلیث کی تہمت سے منزہ اور عیوب ترکیب و تجسیم سے مبرا ہے۔ اور بوقلمون توصیف اوس خاتم النبیین سید عالم کو زیبا ہی جس کے مبشر خدا نے انبیای سابقین کو بنایا ہے۔

بعد سپاس خلاق عالم و نعت جناب رسول اکرم شایقین حق پسند کو بشارت دعاوین دین اسلام کو اشارت ہو کہ یہ اخبار تا دہ روزگار عشرہ واحد مہینے مین تین بار یعنی ۱۰، ۲۰، ۲۵ کو طلیہ کلسم محلی مرجلوہ اشاعت دکہاتا ہی۔ البتہ متعولہ اقسام اہل خبرت ہوتا ہے۔

چونکہ اسکا طالب ہر ادنی و اعلی ہین لہذا اس پرچہ کی سالانہ قیمت بصیغہ پیشگی ہم تہ ہو زمیع محصول ڈاک مقرر ہے۔ مابعد المضاعف ممکر ہر جنسیس گورنمنٹ و راجگان والا ہمسہ سے پیشگی سالانہ ۱۲ بار مدہ اور مابعد المضاعف لیجائیگی۔

اس اخبار مین مضامین تردید مذہب اہل تثلیث اور مفید عام مفت چھاپے جائینگی۔ اور مضامین مفید مناسب فی سطر باجرت از طبع ہون گے۔ فقط۔

کہ جتنی لوگ ندوم کی بادشاہت مین سب مختاری ہو بیٹھے
اور جو مختاری بنود وہ قتل کیا جائے اہتوا اور جان ڈیون
پورٹ صاحب کی کتاب تو مشہور ہی دیکھ لیجئے کیا کچھ مسیحیون کا ظلم
لکھا ہے صاحب اعجاز عیسوی نے کتب مسیحیہ سے نقل کیا ہی کہ دین
عیسوی کی افزایش کی ایک بڑی وجہ یہہ ہوی جب قسطنطنی بادشاہ
نے اپنی خسرو کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچھہ گھبراہٹ اور بیچینی
ہوی اوسکے کاہن نے اوسکا قصور معاف نکیا تب ناچار ہوکر اوسنے
عیسائی پادریون کو بلوایا اور انہون نے کہا اگر تم عیسائی ہوجاؤ
تو ہم ابھی قصور تمہارا معاف کئے دیتے ہین سو وہ عیسائی ہوگیا
اور ایسا سعادتمند کہ پہلے ہی اوس نے اوس کاہن کو جسنے اوسکی گناہ
معاف کرنے سے انکار کیا تھا مروا ڈالا اور پھر اپنی بی بی اور
بیٹی اور بہتیرے دوست و آشناؤن کو قتل کیا اور حکم دیا کہ
جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اوسکا مال ضبط ہوکر جلاوطن
کیا جائیگا اکثرون نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ
پر دستخط کردئے ہین مین نے اس مختصر مین اسیقدر پر اکتفا کی
جسے کچھہ تفصیل دیکھنا منظور ہو وہ اظہار الحق وغیرہ کو ملاحظہ کرے
اور پھر انصاف سے کہے کہ دین عیسوی ظلم و تعدی سے پھیلا ہی
یا وعظ و نصیحت سے اس بحث مین اگرچہ سب مضامین بیان
کرنے سے رہ گئے مگر پھر بھی تحریر طول ہوگئی کیونکہ بالفعل
مجھے مختصر طور سے پادری صاحب کی ہٹ دھرمی اور بددیانتی
ظاہر کرنا منظور ہے انشاء اللہ اس بحث مین ایک رسالہ
جداگانہ لکھونگا اور جنہون نے اسپر اعتراض کئے ہین اوسکی خبر لونگا۔

باقی آیندہ۔

بقیہ جواب اعتراضات ڈاکٹر پرکٹ و ولیم میور

اعتراض۔ پھر غزوہ بدر کے کئی مہینہ بعد کعب بن اشرف
صرف اس جہت سے کہ بدر کے مقتولون کی اسنے تحسین و آفرین
کی تھی اور مکے کے لوگون کو مسلمانون سے بدلہ لینے کے لئے اکسایا تھا۔
ابو نائلہ کے ہاتھون رات کو وقت مارا گیا۔ اور جس وقت ابو نائلہ
کعب کا سر محمد کے آگے رکھا اسنے کہا الحمد للہ **جواب** قتل کے خبرین
خصوصًا ایسا قتل جو دغا سے رات کے وقت واقع ہوا اور اسمین
قاتلون کو اپنی اظہار فضیلت یا بیجرمی کی غرض بھی شامل ہو بڑی
دقت سے تحقیق ہو سکتے ہین۔ چنانچہ کعب بن اشرف کے قتل کے
روایتین۔ قبیلہ کعب کے سب لوگ تو یہی کہینگے کہ کعب کا قتل دغا
و فریب سے ہوا اور برخلاف انکے قاتلون کے قبیلہ کے لوگ اپنی
بیجرمی اور براءت ظاہر کرنے کی فکر کرینگے۔ گو جھوٹ بولکر ہو۔ پس جبکہ
فریقین اپنی اپنی غرض کی تائید کرینگے تو انکی خبرون پر اعتبار کیونکر
ہو سکیگا۔ جب مدینہ مین مروان حاکم تھا۔ تو اسنے ایکدن مہین
سے جو کعب مقتول کے قبیلہ سے تھا پوچھا کہ کعب کیونکر مارا گیا اسنے
جوابدیا کہ۔ دغا اور فریب سے۔ محمد بن مسلمہ وہان موجود تھا اسنے
جوش مین آکر مروان سے کہا کہ۔ کیا نبی پر بھی دغابازی کا الزام
لگ سکتا ہے ہمنے نبی کے حکم سے مارا۔ اور اسنے مہین کے جانب
مخاطب ہوکر کہا کہ اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو مین ابھی تیرا سر کاٹ
ڈالتا۔ (واقدی) شاید یہی خبر جو ابن مسلمہ نے جوش و خروش
مین اپنے بچانے کے لئے کہی تھی اس امر کا باعث ہوئے ہونگے کہ کعب کا
قتل فریب اور دغا سے جناب پیغمبر کے اشارہ و حکم سے تھا۔
جو شبہ اس قتل کی روایت پر ہے وہ ہر ایک ذی بصیرت کے نظر مین

یہہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ قاتل کو اظہار مین دو باتین امر ہی کے اپنی غرض اور صفت کے ہین یہ ہنر تو اپنی بیحرمی۔ دوسری اپنی فضیلت۔ اور یہہ دونون باتین اس کل قصہ کا اعتبار کھوئی دیتے ہین۔

آنریبل ولیم میور صاحب (جلد ۳ صفحہ ۱۴۷) اس قصہ کو مفصل کیفیت نقل کرکے لکھتے ہین کہ "مین یہہ نہین کہتا کہ اس قصہ کے ہر اک جزئیات یعنی پیغمبر کے طرف سے تحریک یا قاتلون کے جانب سے دغابازی بے شبہ سے خالی ہے۔ لیکن محرکون مین یہہ لوگ (یعنی قاتل) اپنی کارگذاریان جھوٹ بولکر بھی بڑہاتے تھے اور مبالغہ آمیز کرتے تھے۔ انکی یہہ غرض بھی ہوگی کہ دغابازی کی ملامت بنی معصوم کے ذمہ لگاکر بری ہوجاوین فقط۔ مگر تعجب ہے کہ باین ہمہ شکوک جو روایت مین قدح کرنے کے کافی ہین پھر بھی وہ یہہ کہتے ہین کہ ان دونون باتون پر رعایت کرنے کے بعد بھی ان روایتون سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر ان قاتلون کی دغابازی کو جایز رکھا بلکہ انکو ترغیب بھی دی۔ حالانکہ ایسی تقریر صریح خلاف تحقیق ہے۔ باقی آیندہ۔

مراسلہ

جناب مہتمم صاحب منشور محمدی سلامت

مدت سے میرا خیال تھا۔ کہ کچھ باتین ہندی اخبار گوہر نثار مین لکھون لیکن بقول کل امر مرہون باوقاتہا۔ ابتک نہوا آج مین آپکی خدمت مین لکھتا ہون۔ بندہ کو کسیقدر عرصہ گذرا ہے کہ مین کتب عیسائیون کو بمقابلہ تردید انگریزی کتابون مین کہین نہین دیکھا اب دوران معانی مین ثبوت کرین۔ یا اسکے معنے یہہ سمجھین جو ظاہر مین اہل اسلام کرتے ہین۔ کیونکہ یہہ قاعدہ صریح ہے کہ جسکے معنے ظاہراً کسی پر لگ سکین تاویل نہین ہوسکتی یقین ہے کہ تحقیق کرکے اسکا جواب عنایت کرینگے۔ راقم محقق۔

معذرت

چونکہ محرم کی رضا کی باعث بعد بھی ایک ہفتے تک مطبع کے ملازم غیر حاضر تھے لہذا اس نمبر کے وقت پر نکلنے مین دیری ہوئی ناظرین معاف کرین۔

تصحیح

صفحہ ۳ کالم ۱ سطر ۳۴ اختتام انجام کو پہنچا غلط۔ اختتام ہوا۔ صحیح۔ ص ۳۰۔ ک ۱۔ ۱۲۳۔ مگر غلط۔ کہ صحیح ص ۳۰۔ کہ ۱۔ س ۴۰۔ اعداد ان سے غلط۔ اعداد انکی صحیح۔ فقط

اشتہار

بشارت مثیل موسیٰ

یہہ رسالہ متبرکہ تصانیف عالم بیمثل فاضل جلیل
مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جناب مقبول
بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی
کے یہان نہایت عمدہ چھپکر تیار ہے۔
مولانا ے ممدوح نے اس رسالہ مین آنحضرت علیہ الصلوٰت
والسلام کی ثبوت نبوت کو نہایت تحقیق و تدقیق سے
ثابت کیا ہے۔ اور انگریزی۔ فارسی۔ عبرانی
وغیرہ عبارتین بجنسہ نقل کی ہین تا مخالف کو
تکذیب کی طاقت نہو۔
چونکہ ہر ایک شخص اس رسالہ کا خریدار ہونا
ضرور ہے۔ لہذا قیمت اس رسالہ کی صرف ۲ ر
مع محصول ڈاک مقرر ہے۔ جن حضرات کو اسکی
خریداری منظور ہو رقم سے درخواست فرمائین۔
رسالہ مذکور اُن کی خدمت مین البتہ بھیجا جائیگا۔

اطلاع ضروری الاظہار

چونکہ جناب محمد خان صاحب سکرٹری زمرۂ احباب
بوجوہات تجارت۔ اکثر یہان حاضر نہین رہتے
لہذا خدمات علیا مین حضرات ناظرین و خریدارا ن تکلیف
اکثیر کیجاتی ہے کہ کسیوقت جن حضرات کو کچھہ خط و کتابت
فرمانی منظور ہو۔ یا خریدی اس پرچہ کی مدنظر ہو۔
یا کوئی مضمون اس اخبار مین مندرج ہونیکے لئے ارسال فرمانا ہو

یا زر قیمت پرچہ ہذا۔ یا کچھہ روپیہ بطور حمایت بھیجنا ہو تو
بندہ کے پاس ہی بھیجا جاوے۔ کیونکہ اس وقت سکرٹری
صاحب مذکور الصدر کے عوض ممبران زمرہ کے طرف سے
یہہ عاجز ہی مقرر ہوا ہے۔ امید قوی ہے کہ اس
بابت سے ہمارے ناظرین کسی طرح سے رنجیدہ
خاطر نہون گے۔
ثانیاً یہہ کہ جن حضرات کو ترسیل مبلغ منظور ہو تو۔
صرف بذریعہ منی آرڈر۔ یا نوٹ مدراسی یا ٹکٹ
نصف آنہ۔ ارسال فرمائین۔ وگرنہ اہل زمرہ
کو نقصان ہونیکا احتمال ہے۔ ونیز خرچہ رجسٹری
حضرات خریدارا ن اعنایت فرمائین۔
ثالثاً یہہ کہ کوئی صاحب کسی قسم کا مکتوب ادھر
روانہ فرمانا ہو تو اون کو چاہیئے کہ بخط صاف
مع توضیح نام و نشان تحریر فرمایا کرین تا کسی قسم
کی وقت کا رکنان مطبع کو نہو۔
رابعاً یہہ کہ مذہب اہل تثلیث کی تردید مین جو مضامین
حوالہ قلم ہون تو اونمین اتنی بات کی رعایت ضرور ہے
کہ کسی قسم کی سختی کلام مین نہونے پائے گو ہمارے
مخالفین سے تشدد بھی واقع ہوتا ہو۔
اگرچہ سخت گوئی کی سزا سخت گوئی ہی متحقق ہے
تو بھی بعوض سخت گوئی کلام ملایمت بہت ہی
بہتر و انسب ہے۔ گستاخی معاف

سنہ ۔ محمد عبدالمجید سکرٹری زمرۂ احباب میسکر بنگلور

حسب الایمای زمرۂ احباب چامراج پریس میسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد عبدالمجید کے چھپا

کارسپانڈنٹ

خط

بجناب فضیلت اکتساب صاحب مہتمم منشور محمدی دامت برکاتہ

تسلیمات بعد التماس یہہ ہے کہ اخبار نور افشان نمبرہ جلد ۲ مین ایک مضمون بحوالہ صاحب ممالک ہند اور اخبر مشن رپورٹ سے لکھا گیا ہے صاحب ممدوح سرکار کو واسطے بند وبست کرنے بیجا نکو فقیرون کے اور بھاگتے مین اور اونکے لئے ایک ایکٹ بھی جاری کرنے کی اطلاع دیتے ہین اور یہہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ کیا سبب ہی ان دینی فقیرون کا مضمون سرکار مین پیش نہین ہوتا اور اون کی نگرانی نہین کیجاتی الخ جای تعجب ہے کہ صاحب ممدوح نے بیچارے اس ملک کے فقیرون پر از راہ تعصب مضمون لکھا انصاف یہہ تھا کہ پادریون اور بھیک مانگنے والے عیسائیون کا بھی نام تو لیا ہوتا کیونکہ یہہ لوگ بھی تو اسی قبایل مین شمار کئے جاتے ہین جو جو عیوب ان بیچارے فقرا مین پائے جاتے ہین ویسے ہی ان حضرات فقرای عیسائیون مین موجود ہین کیونکہ بدنام کنندہ نکو نامی چند۔ طرفین مین دیکھے جاتے ہین۔ چنانچہ ہمکو یاد ہے کہ ایک اندھا عیسائی فقیر ایک کتاب ہاتھ مین لئے ہوئے حالندہر مین آیا اور وہان کے صاحبان سے اپنا لکھے گرجا کی تعمیر کا بہانہ کرکے یون ہی جھوٹ موٹ از راہ مکر وفریب روپیہ جمع کرتا رہا آخرش اوسکے دھوکا دہی اور مکاری ظاہر ہوگئی بعد ثبوت جرم گرفتار ہوا۔ ہماری غرض اس تحریر سے یہہ نہین ہے کہ صاحب ممالک ہند اور عیسائیون کا مضمون سرکار مین پیش ہوتا اور انکی نگرانی کیجاتی بلکہ ہماری غرض یہہ ہے کہ صاحب ممدوح کی اصلاح کی ہے نہ صاحب ممدوح کی بہتر ہے تاکہ مکار اور دغاباز فقیرون کو عبرت ہو جاوے فقط اتنا فرق اور یہہ ہے صاحب ممدوح سے ہوا کہ یہہ رائے بے تعصب اور آزادانہ نہین ہے اگر صاحب ممدوح کا خیال تمام فقرا ہر ایک مذہب وملت کے لئے یکسان اور برابر ہے تو آپکو صرف یہہ فقرہ زیادہ بڑھا دینا کافی ہے کہ کیا سبب ہی کہ ان دینی فقیرون ہندؤن اور مسلمانون اور عیسائیون کا مضمون سرکار مین پیش نہین ہوتا اور انکی نگرانی نہین کیجاتی فقط

باقی خیر ثما بسلامت ترکی تمام شد۔

حیا کی بابت

جب کوئی آدمی اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنے لگتا ہی یا کسی تقریر اور انداز سے یہہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا وہ اپنے آپ کو اپنی نظر مین بڑا سمجھتا ہے تو یقینا لوگ اوسپر ہنستے ہین اس لئے دانا ؤن کو مناسب ہی کہ اپنے آپ کو اورون سے بڑا نہ سمجھین بلکہ اپنی تحریر اور تقریر اور افعال سے دوسرون کی بھی خاطر نشان کرین کہ ہم اپنے آپ کو بڑا نہین سمجھتے اور جب لوگ کسی کی تعریف کرین اوسکو چاہیے کہ اوسکی بیدلی مین حیا سے تامل کرے اس صورت مین سب ہنرمندی اور لیاقت اور خوبی انسان کے لوگون کو زیادہ تر مرغوب معلوم دیتی ہے برعکس اسکے اچھی اچھی لیاقت اور استعداد خود بینی اور تکبر سے بدنما اور حقیر ہو جاتی ہے اور جب کوئی اپنے علم یا ہنر یا اپنے کا دعوی کرے فی الحقیقت اوسمین نہ پایا جاتا ہو تو زیادہ تر ہنسی اور ہنسے کا باعث ہوتا ہے

ایسے دعوے کا حق ناحق جلد ہی لوگون پر کھلجاتا ہے۔
اجیانا اگر دعوی اسکا جھوٹا ہو تو لوگ اوس سے زیادہ
حقیر سمجھتے ہین کہ یہہ اصل مین نادان ہو اور دعوی نکرو
اسی طرح انسان کو چاہیے کہ اپنی رائے کو بھی اورون کی
رای پر فوقیت نہ دیوے بلکہ دوسرون کی رائے کو سن اور
سمجھ کے کان اور دل مین جگہہ دیوے بلکہ جو کسی کے رائے
بیجا اور نامعقول بھی معلوم ہو تو بھی اوسکو حقیر اور ناکاری
جان کے حالت اظہار مین ہے ادب رکھے اور اپنی رائے
اگرچہ اپنے آپ کو صحیح اور سب سے فایق معلوم مینتی ہو تو بھی
اوسکے ظاہر کرنے مین بیجہ نہ پیش آوے اور اوسکو اورون
پر فوقیت دینے مین حیا کرے ہر ایک آدمی لاکھون آدمیون
کی جماعت کا ایک جزو ہوتا ہے اور ہر ایک پر واجب ہے
کہ موقع پر اپنی اپنی رائے خواہ صحیح ہو یا غلط ظاہر کرین دوسرون
پر اوسکا سن لینا فرض ہوتا ہے ہر آدمی کو اسبات کا سیکھنا اور
جاننا اور اسپر عمل کرنا مقتضای دانائی ہے کہ وہ اپنے
اقوال اور افعال سے اورون کو یہہ جتاوے کہ گویا وہ اپنے
دلمین بخوبی جانتا ہے کہ البتہ مین بھی غلطی مین پڑسکتا ہون

رقم خیرخواہ زمرہ احباب۔

آغاز سال سوم

سپاس بیقیاس اس ملک وہی حقیقی اور خداوند مطلق کو سزاوار ہو کہ
جسکی عنایت بے غایت اور لطف بے نہایت سے اس
اخبار منشور محمدی کو جلد ثانی کا اختتام انجام کو پہنچا۔ یعنی سا
دوم بخیر و خوبی گذرا۔ اور آغاز جلد ثالث کا اہتمام ہوا۔

اوس خداوند ہادی حقیقی کا کس زبان سے شکریہ ادا ہو کہ
جس امر کے لئے اس اخبار کی بنا ڈالی گئی تھی ایسا مفضل و
عنایت سے اسمین پوری کامیابی حاصل ہوئی اور آیندہ
بھی ایسی ہی کامیابی ہونیکی امید ہے۔ مقصود اس اخبار
کے اجرا سے یہی ہے کہ دین اسلام جو ناواقف حکام
عام اس سے کہ تعصبا ہو یا جہلا اعتراض کر بیٹھتے ہین انکو
بدلائل اور مستند جواب دیجائین۔ اور جو لوگ پہلے مسلمان
کہلاکر فریب دنیوی سے عیسائی ہوگئے ہین وہ ثبوت
دین حق سے راہ حق پر آئین۔ الحمد للہ کہ ہمین اپنے مقصد مین
بذریعہ پرچہ ہذا فیروزمندی حاصل ہوئی یعنی پہلے کی نسبت
دین اسلام پر پادری صاحبون کے اعتراضون مین تخفیف ہوی
اور جو الزام ناحق پیغمبر اسلام اور انکی پیرون پر یہہ حضرات
لگاتے تھے اسمین بڑی کمی ہوئی۔ دوسری کامیابی
ہوئی کہ چند مسلمان جو پادری صاحبون کے لالچ مین آگئے
تھے اور دین اسلام سے بدلکر اس پاک مذہب پر عیب لگا رہے
تھے ہدایت باری اونکی رہنمون ہونے سے اپنے
باطل مذہب کو ترک کر ڈالا اور دین اسلام کے دائرہ حق مین
پھر داخل ہوگئے۔

پہلے اس اخبار کو خاص اسی کام کے لئے مہتمم صاحب قاسم الاخبار
جناب منشی محمد قاسم صاحب التخلص بہ غمگین جاری فرمایا۔
پھر چند روز کے بعد انجمن اسلامی بنگلور نے اسکا اہتمام اپنے
ذمہ لیا۔ لیکن ابتدای جنوری ۱۸۷۶ء سے اس اخبار کی
اشاعت کا حق حسبہ ایش انجمن زمرہ احباب انجمن اسلامی سے

اس انجمن کو ملا۔ پس اب یہہ خاکسار ممبران زمرہ کے طرفسے
حضرات انجمن اسلامی بالتخصیص جناب فاضل سدید ل مولانا حافظ
حاجی حضرت محمد حنیف صاحب و مولانا مولوی حضرت خضر محمود
صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنکی عنایت سے اس اخبار کا
اہتمام ہمارے ذمہ کیا گیا ہے۔ اور اسکے بعد جملہ معاونین
اخبار خصوصاً فاضل بے عدیل عالم مستول و متقول حضرت مولانا
مولوی چراغ علی صاحب۔ و جناب ہژبر میدان مناظرہ اہل
کتاب مولانا مولوی حضرت میرزا موحد صاحب و جناب
فضیلت مآب مولانا مولوی محمد علی صاحب۔ و جناب حرز نبیل
فاضل عدیم المثیل مولانا مولوی حافظ ولی اللہ صاحب و جناب
امام المفحمین مناظرہ اہل کتاب مولانا مولوی سید محمد ابو المنصور صاحب
و جناب امام المناظرین مولانا مولوی میرزا فتح محمد صاحب و جناب
افضل العلماء مولانا مولوی فقیر محمد صاحب و جناب مولانا مولوی
الفت حسین صاحب و جناب مولانا مولوی نصرت علی صاحب۔
و جناب مولانا مولوی حاجی محمد عنایت اللہ صاحب و جناب مولانا
مولوی سید طفیل [redacted] صاحب۔ و مولانا مولوی حضرت قاضی
سید سرفراز علی صاحب و جناب مولانا مولوی شادی ملک صاحب
و جناب مولوی سلامت علی خان صاحب سلامی۔ و جناب
سرآمد علماء مولانا مولوی محمد عبد الحی صاحب صفا۔ و جناب
منشی عبد الحق صاحب تحقیق۔ و جناب مولانا مولوی حضرت
حکیم محمد حسین صاحب و جناب منشی محمد حسین صاحب اطال اللہ
تعالیٰ بقاءہم سے شکر گذار ہے کہ ان حضرات فیض آیات
کی توجہ تام و تائید مدام سے خواری اسلام سے نشو

سم

محمدی کا عالم بالا تک شہرہ ہوا۔ اور ترویج دلایل تثلیث مین
ان حضرات نے ایسے مضامین عمدہ لکھے کہ جنکے جوابالجواب
مین تمامی پادری صاحبون کو سوای حیرت کے کچھ چارہ نظر نہ آیا
اور دلایل اہل اسلام کا انہین لوہا ماننا پڑا۔ اسکے بعد خاکسار
تمامی مشتریان بلند ہمت اور ہمران گرامی درجت خصوصاً جناب
مولوی خدا بخش خان صاحب مہتمم اخبار روزنامچہ لکھنو و جناب
مہتمم صاحب خیر خواہ عالم۔ و جناب مہتمم صاحب آگرہ اخبار و جناب
مہتمم صاحب نور الانوار کانپور و جناب مہتمم صاحب آفتاب پنجاب گزٹ
مراد آباد۔ و جناب مہتمم صاحب اخبار مخبر صادق و غیرہم جزاہم اللہ
خیر الجزاء اور اون معاونون کا شکر گذار ہے جنکی عین عنایت
و معاونت سے اس اخبار کی رونق و مبدم بڑہتی رہی اور
انشاء اللہ اگر سب معاونین اسطرح اس اخبار کی رونق اور تائید
وہی پر متوجہ ہونگے تو منشور محمدی کو وہ ترقی حاصل ہوگی جو
ایام سابقہ مین ہنوز ہو۔

آخر مین مین سب ممبران زمرہ احباب۔ و پریسیڈنٹ کا شکریہ
بھی ادا کرتا ہون کہ جنکی تلطف اور تائید سے اس اخبار کی
ایسی رونق ہوئی۔ اور آیندہ اسے بڑہنے کی بھی امید ہو
خدای عزوجل تمامی ممبران زمرہ احباب اور منشور محمدی کے معاونین
اور اسکی ترقی چاہنے والون کو یہہ سال نو مبارک کرے آمین

العبد محمد عبد الحی سکرٹری زمرہ احباب

کتب خانہ زمرہ احباب

کارسازی خداوند مطلق کا کس زبان سے شکریہ ادا ہو کہ
اسکے فضل و کرم سے انتظام زمرہ کو نو مہینے بخیر و خوبی

اختتام کو پونچی جب مین انجمن زمرہ احباب کے طرف دیکھتا ہون - توامید سے زیادہ اسکی ترقی پاتا ہون - پس یہ سب قدر دان ممبران اور خیر خواہان ہموطن اور دیگر اصحاب علم دوست کی معاونت اور حمایت کا باعث ہے کہ عرصہ قلیل مین انجمن زمرہ احباب نے یہہ کچھہ ترقی حاصل کی - اگرچہ اس انجمن کو مقرر ہوئے کچھہ زیادہ عرصہ نگذرا ہے تو بھی انجمنہا قدیم سے کچھہ کم نہین - یہہ بے بضاعت خاکسار سکرٹری زمرہ احباب بدل وجان مشکور ہے ان معاونان کرم فرما کا جو اضلاع متفرقہ سے باعث رونق کتب خانہ زمرہ ہوئے اور علاوہ اظہار اتحاد کے کئی رسایل کتب خانہ کے لئے عنایت فرمائے - نیز اپنے برادران ہموطن اور ممالک و مہتممان اخبار کا بھی دل سے شکر گذار ہے مگر جنھون نے راہ الطاف زمرہ کی تائید اور کتب خانہ کی معاونت کے لئے اپنے اخبار اور رسالہ عنایت فرمائے اور زمرہ احباب کو عموماً اور اس بے بضاعت کو خصوصاً مشکور و ممنون فرمایا - خصوصاً یہہ خاکسار تہ دل سے ممنون و مشکور ہے حضرات مرقومۃ الذیل کا جنھون نے الطاف غایبانہ اور عنایت بزرگانہ سے کتب خانہ کی تائید فرمائی - اور اس بیچمدان کو بے دامون مول لیا -

حضور پر نور حضرت حاجی نواب کلب علیخان صاحب بہادر فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ ۱۵ کتب - نواب حافظ صدر الاسلام خان صاحب بہادر ۲ رسالہ جناب منشی چرنجی لال صاحب سکرٹری انجمن عربیرای دہلی ۲ رسالہ - حضرت مولوی حاجی سید امداد اللہ علیخان صاحب بہادر دہلی کثر ۲ کتاب - حضرت حافظ سید محمد صاحب مالک و مہتمم میسور اخبار اخبار - جناب حاجی سید عرش صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ بنگلور ۴ رسالہ جناب منشی محمد قاسم صاحب المتخلص بہ غم - ازسالہ و اخبار - جناب مولانا مولوی سید نصرت علی صاحب سکرٹری انجمن اسلامی ۱ - کتاب و اخبار جناب محمد مراد خان صاحب ۲ کتاب جناب محمد خان صاحب ۵ ۳ کتب - جناب محمد عبد اللطیف صاحب ۵ ۲ کتب - جناب منشی عبد الباسط صاحب ۱۶ کتب - جناب مرزا احمد عبد اللطیف صاحب ۴ کتب جناب عبد الغنی صاحب ۳ کتب - جناب حسین خانصاحب ۵ کتب - جناب رسول خان صاحب ۳ کتب - جناب محمد اسحاق صاحب ۲ کتب - جناب ولی احمد صاحب ۲ کتب جناب فاضل سعید یل مولانا مولوی میرزا موحد صاحب ۱ کتاب جناب پنڈت لچھمی نرائن صاحب سکرٹری جلسہ تہذیب لکھنؤ اخبار جناب مہتمم صاحب اخبار محتشم اخبار - جناب مہتمم صاحب کشف الاخبار - اخبار - جناب ایڈیٹر صاحب مصفا الاخبار اخبار - جناب مہتمم صاحب اخبار الاخبار - اخبار -

العبد محمد عبد المجید سکرٹری

ناصر الاسلام

اس نام کا ایک اخبار پریہار خاص دہلی مین اس غرض سے جاری ہوا ہے کہ آجکل بمقابلہ مذہب اہل اسلام دو تین اخبار جو پادری صاحبون کے طرف سے جاری ہین اونکی خاطر خواہ خدمت ہو - اسکے بانی ایسے ایک فرد یگانہ - محقق زمانہ

ہین کہ جنکے معلومات علمی کا ایک عالم ثنا خوان و مقر ہے وہ
کون جناب تفضل مآب حامی دین محمدی امام فن مناظرہ اہل
کتاب مولانا مولوی سید محمد ابو المنصور صاحب ابقاہ اللہ الی
یوم النشور ہین - خدا صاحب اس اخبار کو اپنی پرتو نصرت سے
خلعت منصوری و جزو زمنی عطا فرماوے آمین ثم آمین ؛

امرتسر

ہمارے ایک کرمفرما مقام امرتسر سے تحریر فرماتے ہین کہ یہان
ایک مسجد جناب میان محمد خان صاحب آنریری میجسٹریٹ نے مکمل
ٹون ہال ایک منزلہ کی بلندی پر تعمیر فرمائی ہے اور اسکے نیچے
ایک مدرسہ عربی بھی بنایا گیا ہے - اس مسجد پر اچھی اچھی کاریگری
ہوئی ہین اور بہت خوشنویسون سے عربی و فارسی بھی لکھائی
گئی - اس مسجد کے تعمیر کرنے ملکہ محترمہ زید اقبالہا تیس ہزار روپے
عنایت فرمائی باوجود اس مبلغ کثیر کے اور تین ہزار روپیہ
خرچ ہونگے اس مسجد کو ہر شخص دیکھکر تعجب کرتا ہے -
جناب خان محمد شاہ صاحب بہادر نے اہل شہر سے ۹۰۰۰ ہزار
روپیہ لغایت ۲۷ ماہ ربیع الثانی ۱۲۹۰ ہجری جمع فرمایا ہے یہہ چندہ
خاص اوس مدرسہ کے لئے وصول ہوا ہے کہ جسمین عربی وغیرہ کی
پڑھائی ہوگی - جب تک اور تین ہزار روپیہ جمع نہون تب تک
یہہ مدرسہ جاری نہوگا گورنمنٹ پنجاب سے امید ہے کہ جتنی آمدنی
اہل شہر سے جمع ہوگی اتنی ہی تائید فرمائیگی -
اس کام مین جناب آغا کلب عابد خان صاحب بہادر و جناب
میان محمد خان صاحب بہادر و جناب شیخ غلام حسن صاحب
و جناب میان عبد اللہ صاحب و جناب میان عبد المجید صاحب و جناب

خان محمد مہدی خان صاحب وغیرہ بدل متوجہ ہین خدا صاحب
ان حضرات کی سعی بلیغ کو پوری کرے آمین -

جلسہ چہارم ۳۰ جنوری ۱۸۹۶ء

اللہ واحد منزہ عن التراکیب و التثلیث

۱۷ جنوری کو سنیچر دن کو جلسہ مباحثہ بمکان صلاح الدین صاحب
منعقد ہوا بابو گوردیال صاحب و پادری اینک برج صاحب
حاضر جلسہ ہوئے چند شرطین میر مجلس صاحب نے لکھکر باتفاق رای حاضرین
جلسہ (۱) بابو گوردیال صاحب کین - بابو صاحب نے ہر ایک شرط کو
دیکھکر یہہ کہا کہ دو شرطین اول کے منظور ہین اور رمیا دالی دو
شرطون کی نسبت گفتگو ہے - کہ وہ میری رای مین شرطین نہین
بلکہ وہ سوال ہین وہ مباحثہ شروع ہونیکو وقت طے ہو جائینگے نہ کہ
پیشتر سے آخر یہی گفتگو مغرب تک رہی کہ حاضرین جلسہ کہتے تھے
یہہ شرطین ہین مگر بابو صاحب کا یہہ مقولہ تھا کہ یہہ سوال ہین
اسی گفتگو مین شام ہوگئی جلسہ برخاست ہوا - ۱۸ کو اتوار تھا
۱۹ جنوری کو حسب وعدہ بابو صاحب پھر تشریف لائے کوئی امر
طے نہین ہوا بحث موقوف رہی مگر اس جانب سے مباحثہ کی
نسبت انکار بھی نہین ہوا - دوبارہ اس جانب سے درخواست
مباحثہ کی گئی فریقین کو کچھ گزر نظا ہر ای کیونکہ میر مجلس صاحب نے
تعطیل سنت کو پھر بابو گوردیال صاحب کو واسطے مباحثہ کے
جواہر نامی عیسائی سے کہلا بھیجا تھا مگر بابو نے انکار کیا نہ اقرار
اور یہہ کہا کہ آپ لوگ مشن اسکول کی بحث مین آئین تو مباحثہ ہو
میر مجلس نے یہہ کہا کہ اگر بادری صاحب بذریعہ رقعہ بخوشی بلکہ بلائین تو
ہم آئین ورنہ کچھ حاجت نہین اور یہہ گفتگو آئی کہ کئی کتابین

عیسائیون نے ایسو کہین کہ آج تک کسی بھائی اہل اسلام نے
اسکا جواب نہین لکھا تمام کتابون کے یہہ ہین تحقیق الایمان -
تواریخ محمدی مصنفہ علاء الدین پادری اور نیاز نامہ پادری صفدر
علی کا جواب آجتک نہین ہوا بابو گوردیال صاحب نے ۲۳ جنوری
کو نیاز نامہ خدمت مین میر مجلس صاحب کے واسطے جواب کے بھیجا
باین اقرار کہ اگر جواب ہو جاویگا تو مین چھپا دونگا اور ایک جلسہ
بھی کرونگا کہ روبرو اس جلسہ کے وہ کتاب پڑھی جاوے -
۲۵ جنوری سے جواب نیاز نامہ تحریر ہونا شروع ہو گیا یہہ کتاب
۱۶۴ صفحہ کی ہے خلاصۃً جواب تحریر ہوگا اول کے دو شرطین
بزرگان اسلام کا نام خلاف تعظیم لیا جاوے دویم دعوی
بلا دلیل قابل تسلیم نہوگا یہہ منظورہ شرطین ہین شرایط غیر
منظورہ خدا کے تعریف بتاؤ اور نبی کی تعریف اور اصطلاحات
اپنی کتابون کی اسطرح کہ فلان لفظ سے کیا مراد ہے اور ہماری
کتاب تمہارے واسطے حجت نہین اور نہ تمہاری کتاب ہمارے
واسطے اول شرایط بیان کرنے کے قادر ہوئے اور مدار
مباحثہ بیان شرایط پر موقوف تھا جب وہ بیان شروط مذکورہ
سے عاجز ہوئے تب گفتگو جاہلانہ شروع کی اس جہت سے
مباحثہ موقوف رہا فقط -

تقریر دوم

اللہ واحد خلی عن الشریک والتثلیث

۲۲ جنوری کو بانا رین بابو گوردیال صاحب اور ایک ممبر
جلسہ سے مباحثہ تثلیث کو منتخب ہوا مسرض نے یہہ کہا کہ اگر
قول سے مرکب ہونا خدا کا ثابت ہوتا ہے تب بیٹے نے کہا

اقنوم ازلی ہین پھر معترض نے پوچھا کہ یہہ اقنوم کیا شے ہے
ایک جنس کے اجزا ہین یا مختلف اگر ایک جنس کے ہین تو جسم
ثابت ہوگا اور خدا جسم سے پاک ہے اور اگر اجزای مختلف
ہین تو ایک دوسرے کی کیفیت سے مختلف ہوگی اگر اسکی کیفیت اسکے
کیفیت پر غالب ہوئی اور باقی ماندہ دو کیفیتون اول نے
کیفیت ثلاثہ کو دبا لیا تو پھر دو رہین تیسری فنا ہو گئی پس ایسا
ہونیکی صورت مین تثلیث باطل ہے اور اگر اقنوم ثلاثہ مرکب
اجزای متبائنہ سے ہی تو بالضرور ایک دوسرے کی ضد ہوگی یہہ محال
ہے اور محال کو محال سے ثابت کرنا یہہ بھی محال ہے مجیب نے
جواب دیا کہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہین - معترض
نے کہا کہ بجا ہے مگر جبکہ خدا اپنے کلام سے اپنے آپ کو بے
جسم بتایا ہے تو پھر کیونکر مجسم ہونا ممکن جو کوئی بت پرست
یہہ کہے خدا تو ہمارے بت خانہ مین ہر روز آتا ہے اور ہم سے
ہمکلام ہوتا ہے اور یہہ امر خدا کے نزدیک انہونا نہین مگر اوسکی
شان سے بعید ہے کہ وہ بت پرستون سے بیزار ہے کیونکر
بت خانہ مین جاکر پوجاریون سے ہمکلام ہوتا اسکا کلام اور
اور پاک نوشتہ بھی گواہی دیتے ہین اسکا کچھ جواب نہین
دیا پھر معترض نے کہا اجزای متعددہ سے مرکب ہوا اور متعدد
سے مرکب ہونا غیر ممکن ہے اور یہہ بھی محال ہے مرکب سے
مرکب مخلوق ہوئی اور اگر یہہ کہو کہ خدا واحد ہے اور تثلیث مرکب
چند صفات سے ہے تو تسلیم کیا جاوے اسیطرح گفتگو ہو رہی تھی
کہ شام ہو گئی فقط - باقی آیندہ -

بقیہ جواب نیاز نامہ اور ایک وجہ وجیہ حضرت مسیح

کے جہاد نکر سکتی یہہ بہی معلوم ہوتی ہے کہ انبیاء سابقین
توریت مین حضرت سید المرسلین کے جزد یتی چلی آئی اور بہت سے
اوصاف بیانکئے اور بہت بڑی نشانی یہہ بیانکی کہ وہ نبی خدا کی
رحمت اور جلال دونون کا نمونہ ہوگا اور اپنے دشمنون سے انتقام
لیگا اور اُسکے ہاتھ مین شمشیر ہوگی اور بہت سے قبیلون کو
چکنا چور کریگا چنانچہ اشعیا کے باب ۱۳ اور ۲۱ ہم۔ اور زبور
۹۰ ہم وغیرہ مین ہے اور اللہ تعالیٰ نے جب اپنے حبیب سید المرسلین
کو جمیع صفات کمالیہ عطا فرمائی اور آپکو مظہر جلال اور جمال
دونون قرار دیا تو واسطے امتیاز کے حضرت مسیح کو بعض
اوصاف مرحمت نہوے اور بمقتضائے مصلحت حضرت مسیح
کو مظہر جلال نہ بنایا جیسا کہ اوپر کی تحریر سے ظاہر ہے جناب کبریا کو منظور
ہوا کہ سید المرسلین کے خبرین اور بشارتین اسطرح دے جائین
کہ کسی طالب حق اور منصف مزاج کو اشتباہ اور محل تامل نہ ہو
بلکہ کتب سابقہ دیکھکر یقیناً اسبات کو جان لے کہ یہہ وہی نبی
آخرالزمان ہے جسکے بشارتین انبیاء سابقین برابر دیتی آئی
ہین اور مظہر جلال اور جمال بتاتی آئی ہین اور جو یہود و نصاریٰ
حضرت کے وقت مین کتب سابقہ کے عالم تھے وہ آپکو بخوبی
جانتے تھے مگر عناد و انکار کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ
قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے یعرفون کما یعرفون ابناءہم
یعنے کفار حضرت سید الابرار کو ایسا جانتے ہین جیسے اپنی
بیٹون کو جسطرح اپنی اولاد کے شناخت مین آدمی کو کچھ شک
نہین ہوتا اسیطرح کفار کو آپکی نبوت مین کچھ شک نہین کیونکہ
کتب سابقہ مین آپکی خبرین ایسی واضح طور سے مذکور ہین کہ

اہل کتاب بالیقین جانتے ہین کہ مصداق ان اخبار کا سوائے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کوئی نہین ہوسکتا
الحمد للہ یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ قتال محمدیین کسیطرح کا عیب
نہین بلکہ سراسر محمود ہے جسطرح انبیاء بنی اسرائیل نے جہاد
کیا تھا اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ نے کیا اور پادری صاحب
کا یہہ کہنا کہ حکم جہاد کا خلاف توریت و انجیل ہے محض دروغ
بیفروغ ناظرین باتمکین پر واضح ہو کہ پادری صاحب اس بحث جدال
و قتال مین کئی جھوٹ بولی ہین پہلا یہہ کہ اس حکم مین قرآن
مخالف توریت و انجیل ہے دوسرا یہہ کہ قرآن مجید مین ہے کہ لوگون
کو زبردستی مسلمان کردان دونون امرون کا دروغ ہونا اوپر کی
تحریر سے بخوبی واضح ہوگیا تیسرا یہہ کہ صفحہ ۹ ہم مین لکھتے ہین
یا تو وہ (یعنے کافر) مسلمان ہوجائین نہین تو تم اون کو قتل
کرو حالانکہ شریعت محمدی مین یہہ امر نہین بلکہ یہہ ہے کہ کافرون
کو وعظ و پند کرو اور جب وہ نمانین اور سرکشی سے باز نہ آئین
تو اون سے جزیہ لو اور جب وہ جزیہ دینا قبول کرین تو کسیطرح کا اون سے
تعرض نکرو اور اگر اسپر وہ راضی نہون تو پھر الٰہی اسکا مقتضی
ہے کہ وہ قتل کئے جائین چوتھا یہہ کہ صفحہ مذکور مین مرتدین کے
بارہ مین یہہ لکھا ہے کہ جہان پاؤ اونہین قتل کرو حالانکہ یہہ حکم
شریعت محمدیہ مین نہین ہے کتب اسلامیہ ملاحظہ کیجئے پانچوین
صفحہ مذکور مین لکھتے ہین کہ اسی وسیلہ سے (یعنے جہاد کی) محمد صاحب
اور اونکے خلفا نے دین اسلام جاری کیا یہہ وہ قول ہے کہ خود انکے
پیشوا اسکو کذب کہتے ہین چنانچہ سیل صاحب ترجمہ قرآن مجید مطبوعہ
۱۸۳۴ء مین لکھتے ہین کہ قبل ہجرت نبی کے مدینہ مین بہت کم

ایسے گھر نکلا کہ جسمین کوئی مسلمان نہونا ہیر کہتے ہین اگر جو خبر
یہہ کہتا ہے کہ اسلام تلوار زور شمشیر پھیلا ہے وہ جھوٹا ہے
اس واسطے کہ بہت سے شہرون مین تلوار سے نام نہین گیا اور
اسلام پھیل گیا انتہا جب انکے مقتدا ون نے اون مین جبر نہ کیا
تو اب ہمین کچھ حاجت نہین کہ اونکی دروغگویانہ تائید کرین مگر کچھ تھوڑا
سا بیان کرتا ہون تاکہ اہل حق کو بصیرت ہو جاوے یہ مخفی نہ ہے کہ
ابتدای اسلام مین جسوقت جہاد و قتال کا نام بھی نہ تھا اسوقت
لوگ اسلام لائے تھے کہ حضرت مسیح کی وعظ و پند سے اونکی
عشر عشیر بھی عیسائی نہین ہوئے تھے چنانچہ اول اسلام مین حضرت
ابوذر غفاری رض اور اونکی والدہ اور اونکے بھائی ایمان لائین
جب ابوذر اپنے قبیلہ مین گئے تو اونکی وعظ سے نصف قبیلہ غفار
ایمان لایا انکے ایمان لانیکے وقت البتہ غلبہ کفار تھا کہ حضرت
ابوذر نے بعد ایمان لانیکے جسوقت برملا اعلان رسالت محمد
کا اقرار کیا تو کافرون نے اسقدر مارا کہ بے دم ہو گئے اور کئی
مرتبہ ایسا ہی ہوا اور اسیطرح قبل ہجرت حضرت مصعب بن عمر کی
وعظ کی برکت سے مدینہ منورہ مین تمام قبیلہ بنی اشہل ایک
روز مین ایمان لایا اور کوئی عورت و مرد اوس قبیلہ کا باقی نرہا
سوائے عمرو بن ثابت کے کہ وہ پیچھے ایمان لائے اور جب حضرت نبی
آخر الزمان نے ہجرت کو تشریف لائی تو ستر آدمیون کے مدینہ کی
راہ مین ایمان لائے اور بنجاشی بادشاہ حبش بھی بے جہاد و
قتال کے ایمان لایا تھا اور بادشاہ حکم مین جو اپنی رعیت کو مسلمان
ہو گیا الغرض اسیطرح ہزارون آدمی بے قتال و جہاد ایمان
لائے اس مخصوص مین زیادہ لکھنے کی گنجایش نہین اب یاد دلاتا

فرمین کہ حضرت مسیح کے حواسے کتنے آدمی ایمان لائے
تھے پھر جھوٹ پادری صاحب کے تحریر سے یہہ دعوی معلوم
ہوتا ہے کہ دین مسیحی محض وعظ و پند سے پھیلا بلکہ جھوٹ
ہونا بھی اونہین علمای مسیحیہ کے اقوال سے ثابت ہے کیونکہ وہ
تقریر کرتے ہین کہ مسیحی بادشاہون نے نہایت جور و ظلم اور جبر
و اکراہ سے دین پھیلایا ہے چنانچہ صاحب کشف الاسرار
صفحہ ۲۰۷ مین لکھتا ہے کہ ایک بادشاہ تھا قریب تین سو برس کے
پیشتر ہجرت نبوی کے اوسنے حکم دیا تھا کہ یہودیون کے کان کاٹے
جائین اور جلاوطن کئے جائین اور سوا اسکے اور احکام سخت
بہ نسبت یہود کے جاری کئے اور جب اونہون نے اون احکام کے
قبول کرنے سے انکار کیا تو لڑکے مارے گئے اور بہت جانین
سے مارے گئے اور صفحہ ۲۰۸ مین بعد بیان کرنے ظلم تعدی کے
لکھتا ہے پھر تھوڑی مدت کے بعد مملکت قسطنطنیہ مین یہودیون
سے یہہ کہا گیا کہ تین شرطون مین سے ایک شرط قبول کرین وہ
تین شرطین یہہ ہین کہ یا تو دین مسیحی اختیار کرین اور اگر انکار
کرین تو قید رہین اور اگر وہ ان امرون کو نا مانین تو جلاوطن
کیجائین اور یہی حال غرناطہ مین رہا اور صفحہ ۲۰۹ مین لکھتا
ہے کہ کہا تک اس اعتقاد سے یہودیون پر ظلم کرتے تھے کہ
وہ کافر ہین اور انہون نے مشورت کی ایک مجلس مقرر کی تھی
اور نہایت سخت احکام جاری کئے تھے اونمین ایک حکم یہہ بھی
تھا کہ یہودیون کی اولاد نہین رہنے پائے اور مذہب مسیحی مین
اونکی پرورش کیجائے اور صاحب تیسیر المقتدین لکھتا ہے
کہ ایک بادشاہ نے اپنی امرا کی مشورہ سے ۶۹۰ مین حکم دیا